ناطقہ سر بگریباں ہے اُسے کیا کہیئے
خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیئے

عراق نے جب کویت پر حملہ کیا اور اس سنگین تاریخی غلطی کے ردعمل کے طور پر جب امریکی فوج حرمین شریفین پہنچ گئی۔ تو بہت سے اصحاب فکر و دانش عراق اور ان کے ہم نواؤں کے تمام فکر و فریب دجل و تلبیس، شاطرانہ عیاریاں چالبازیاں اور کرتوت بھول گئے۔ انہیں یاد رہی تو صرف یہی بات کہ مکہ میں امریکہ پہنچ گیا۔

میرے پاس بھی پنجاب سے بعض اہم دوستوں (جن کا شمار اہم علمی اور عوامی شخصیات میں ہوتا ہے) کے خطوط جو آئے تو ان میں سعودی عرب کو خوب لتاڑا گیا۔ ضد، تعصب اور عناد و جہالت کا تو کوئی علاج نہیں۔ لیکن میرے خیال میں غیر جانب دار، دیندار اور ارباب علم و بصیرت کا طبقہ اگر الحق میں شائع شدہ امینی صاحب کا یہ مضمون فرصت کے اوقات میں پڑھ لے تو عراق، کویت کے مسئلے میں معاندین کے ڈالے گئے تمام کانٹے انشاءاللہ نکل جائیں گے سعودی پر وارد تمام اعتراضات کے خس و خاشاک اس مضمون کے سلسبیل سے بہہ جائیں گے۔ کیا بہتر ہو کہ کوئی ادارہ، یا صاحب وسعت فرد یا خود مؤتمر المصنفین اس مضمون کو عمدہ کتابت، بہترین طباعت اور پوری سلیقہ مندی کے ساتھ جناب مدیر الحق کے وقیع جامع اور مختصر پیش لفظ سے کتابی شکل میں شائع فرما دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی خدمت ہوگی اور بہت سے منصف مزاج اور غیر متعصب لوگ عراق کویت مسئلہ پر صحیح نقطہ نظر اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ دیکھئے اس مضمون کی کتابی شکل کی سعادت کس ادارہ یا کس فرد کے قسمت میں آتی ہے ؎

گوئے میدان سعادت درمیاں افگندہ اند
کس بمیداں درنمی آید سواراں را چہ شد

قاضی عبدالحلیم کلاچوی، سابق استاذ و نائب مفتی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مطبوعہ مضامین اور قارئین کے تاثرات

جناب نور عالم خلیل امینی صاحب کا عراق جارحیت سے متعلق مفصل مدلل اور معلوماتی حقائق پر مبنی ایک قابل قدر تاثراتی تجزیاتی رپورٹ شائع کرنے پر ہدیۂ تبریک قبول فرماویں۔ (عبدالرحمن اچکزئی)

○ ماہنامہ الحق اکتوبر میں تبلیغی جماعت کے بارہ میں مولانا عبدالقیوم حقانی نے اظہار خیال کرتے ہوئے اس کے روشن اور کمزور پہلو پر بحث کرکے دونوں پہلو کو واضح کر دیا ہے چونکہ آپ مخلصانہ طور پر بحث کرتے ہیں تو اس میں کوئی پہلو تشنہ نہیں ہوتا۔ اس دور میں کسی جماعت کے بارہ میں صدفی صد دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ جماعت حقانیت کا مجسمہ ہے